دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

بھیڑیے کی کھال سے بنی ہوئی جیکٹ وغیرہ پہننا کیسا؟

ریفرنس نمبر:Nor.11153 تاریخ:03-12-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا بھیڑیے کی کھال سے جیکٹ اور پہننے کے دیگر کپڑے بنانا، جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بھیڑیے کی کھال کو پاک کرنے کے بعد روز مرہ استعمال ہونے والے کپڑے، مثلاً: جیکٹ وغیرہ بنانا اور دیگر چیزوں میں استعمال کرنا، جائز ہے، اس میں کوئی گناہ نہیں، کیونکہ جانوروں کی کھال کو پاک کرنے کے بعد استعمال کرنا، جائز ہے، کھال خواہ حلال جانور کی ہو یا حرام جانور کی، البتہ خنزیر کی کھال کسی صورت پاک نہیں ہوسکتی اور نہ ہی خنزیر کے کسی جزء سے فائدہ اٹھانا، جائز ہے، کیونکہ خنزیر نجس العین ہے، جو کسی صورت پاک نہیں ہوسکتا۔

جانوروں کی کھال کو پاک کرنے کے بنیادی طور پر دو طریقے ہیں:

پہلا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو شرعی طریقہ کار کے مطابق ذبح کیا جائے، ذبح شرعی سے اس کی چربی، گوشت اور کھال وغیرہ پاک ہوجاتے ہیں، پھر اگر جانور حلال ہے، تو اس کا گوشت وغیرہ کھانا بھی جائز ہے۔ اگر حرام جانور ہے، تو اس کی چربی اور دیگر اجزاء کو بیرونی استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس کی کھال کو دباغت دی جائے، یعنی اس کی کھال کے ساتھ ایسا عمل کیا جائے، جس سے اس کی رطوبت، چکناہٹ اور بدبو ختم ہوجائے۔ دھوپ میں رکھ کر یا نمک لگا کر یا کوئی اور طریقہ اختیار کرتے ہوئے اس کی رطوبت اور بدبو دور کرنے سے دباغت حاصل ہوجائے گی۔

ان دو طریقوں میں سے کوئی سا بھی طریقہ اختیار کرنے سے تمام حلال و حرام جانوروں کی کھال پاک ہوجاتی ہے، لیکن خنزیر اس حکم سے مستثنیٰ (جُدا) ہے، جیسا کہ پہلے بیان ہوا کہ وہ نجس العین ہے، لہٰذا اس کی کھال اور دیگر اجزاء دباغت اور ذبح شرعی سے بھی پاک نہیں ہوں گے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ سانپ کی کھال دباغت کو قبول نہیں کرتی اس لیے وہ بھی دباغت سے قابل استعمال نہیں ہوگی۔

جیکٹ وغیرہ بنانے میں لامحالہ کھال سے چربی، دیگر رطوبتیں اور گوشت کے اجزاء بالکل الگ کر دیئے جاتے ہیں، اس

لیے یہاں کھال کے پاک ہونے میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ نیز یہ یاد رہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے، انہیں شرعی طریقہ سے ذبح کر دیا جائے، تو بھی ان کا گوشت کھانا حرام ہی رہے گا۔

بعض احادیث میں مردار اور درندوں کی کھال استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے، تو شارحینِ حدیث نے اِن احادیث کی کیا تطبیق بیان کی ہے، اس کا ذکر آخر میں کیا گیا ہے۔

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے:"عن ابن عباس رضي الله عنهما، قال: وجد النبي صلى الله عليه وسلم شاة ميتة، أعطيتها مولاة لميمونة من الصدقة، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: هلا انتفعتم بجلدها؟قالوا: إنها ميتة، قال: إنما حرم أكلها" ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مردہ بکری کو دیکھا جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی کو دی گئی تھی۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ مردہ ہے، تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اس کا کھانا حرام ہے (کھال استعمال کرنا، جائز ہے)۔

(صحیح البخاری، کتاب الزکوۃ، باب الصدقۃ علی موالی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد1، صفحہ202، مطبوعہ کراچی)

امام ابو بکر جصاص رازی علیہ الرحمۃ تفسیر احکام القرآن للجصاص میں فرماتے ہیں:"وقد روى عطاء عن ابن عباس وأبو الزبير عن جابر ومطرف عن عمار إباحة الانتفاع بجلود السباع وعن علي بن حسين والحسن وإبراهيم والضحاك وابن سيرين لا بأس بلبس جلود السباع" ترجمہ: حضرت عطا نے حضرت ابن عباس سے، ابو زبیر نے حضرت جابر سے، مطرف نے حضرت عمار رضی اللہ عنہم سے درندوں کی کھال سے فائدہ اٹھانے کے مباح ہونے کو روایت کیا ہے اور حضرت علی بن حسین اور حضرت حسن بصری اور حضرت ابراہیم اور حضرت ضحاک اور ابن سیرین سے روایت ہے کہ درندوں کی کھال پہننے میں کوئی گناہ نہیں (یعنی بعد از دباغت۔)

(احکام القرآن للجصاص، جلد01، صفحہ151، مطبوعہ بیروت)

رد المحتار میں ہے:"من اللباس المعتاد لبس الفرو ولا بأس به من السباع كلها وغير ذلک من الميتة المدبوغة والمذكاة ودباغها ذكاتها" یعنی عادتاً پہنے جانے والے لباس میں سے پوستین (چمڑے کا گرم کوٹ یا جیکٹ) بھی ہے اور تمام مذبوح درندوں کی کھال اور جس مردار درندے کی کھال کو دباغت دی گئی ہو، اس کی پوستین پہننے میں کوئی گناہ نہیں ہے اور کھال کو دباغت دینا ہی اس کی پاکی ہے۔ **(ردالمحتار مع الدرالمختار، جلد09، صفحہ506، مطبوعہ ملتان)**

مجمع الانہر میں ہے:" ولا بأس بلبس الفراء كلها من جلود السباع والأنعام وغيرها من الميتة المدبوغة

والذ کیۃ "یعنی درندے، چوپائے اور دیگر جانور جنہیں ذبح کیا گیا ہو یا ان کی کھال کو دباغت دی ہو، ان کی کھال سے بنی ہوئی پوستین پہننے میں کوئی گناہ نہیں۔ (مجمع الانہر، جلد04، صفحہ195، مطبوعہ کوئٹہ)

ہدایہ میں ہے: "وکل إھاب دبغ فقد طھر وجازت الصلاۃ فیہ والوضوء منہ إلا جلد الخنزیر والآدمي لقولہ علیہ الصلاۃ والسلام (أیما إھاب دبغ فقد طھر) ۔۔۔۔ثم ما یمنع النتن والفساد فھو دباغ وإن کان تشمیسا أو تتریبا لأن المقصود یحصل بہ فلا معنی لاشتراط غیرہ۔۔۔ثم ما یطھر جلدہ بالدباغ یطھر بالذکاۃ لأنھا تعمل عمل الدباغ في إزالۃ الرطوبۃ النجسۃ، وکذلک یطھر لحمہ ھو الصحیح، وإن لم یکن مأکولا" مذکورہ عبارت کا خلاصہ: جس کھال کو دباغت دی جائے وہ پاک ہو جاتی ہے، لہذا اس میں نماز پڑھنا اور اس سے (بنے مشکیزے سے) وضو کرنا، جائز ہے، مگر آدمی اور خنزیر کی کھال کا معاملہ جدا ہے۔ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جس کھال کو دباغت دی جائے وہ پاک ہو جاتی ہے۔ پھر ہر وہ عمل جو کھال کی بدبو اور خرابی کو ختم کر دے، وہ دباغت کہلاتا ہے، اگرچہ یہ دھوپ میں رکھنا ہو، یا مٹی کے ذریعے ہو، کیونکہ ان سے مقصود حاصل ہو جاتا ہے، تو ان کے علاوہ کسی اور چیز کی شرط لگانا بے معنی ہے۔ پھر جو کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے، وہ ذبح شرعی سے بھی پاک ہو جائے گی، کیونکہ ذبح شرعی ناپاک رطوبتوں کو خارج کرنے میں دباغت والا کام کرتا ہے، اسی طرح اس کا گوشت بھی پاک ہو جائے گا، یہی صحیح ہے، اگرچہ اسے کھایا نہ جاتا ہو۔

(الھدایہ مع شرح بنایہ، جلد01، صفحہ254تا266، مطبوعہ ملتان)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "ان الجلود کلھا تطھر بالذکاۃ أو بالدباغ إلا جلد الإنسان والخنزیر وإذا طھرت بالذکاۃ جاز الانتفاع بھا" یعنی تمام جانوروں کی کھالیں ذبح شرعی اور دباغت سے پاک ہو جاتی ہیں، سوائے خنزیر اور انسان کی کھال کے اور جب یہ ذبح شرعی سے پاک ہو جائے، تو اس سے فائدہ اٹھانا بھی جائز ہو گا۔

(فتاویٰ عالمگیری، جلد03، صفحہ115، مطبوعہ پشاور)

مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: "سوئر کے سِوا ہر جانور حلال ہو یا حرام جبکہ ذبح کے قابل ہو اور بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا گیا، تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے کہ نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہے یا اس کی کھال پر نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی، مگر حرام جانور ذبح سے حلال نہ ہو گا، حرام ہی رہے گا۔ سوئر کے سوا ہر مردار جانور کی کھال سکھانے سے پاک ہو جاتی ہے، خواہ اس کو کھاری نمک وغیرہ کسی دوا سے پکایا ہو یا فقط دھوپ یا ہوا میں سکھالیا ہو اور اس کی تمام رطوبت فنا ہو کر بدبو جاتی رہی ہو کہ دونوں صورتوں میں پاک ہو جائے گی، اس پر نماز درست ہے۔"

(بہار شریعت، جلد01، صفحہ402، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ممانعت والی احادیث کا مفہوم

مشکوٰۃ شریف میں درندوں کی کھال کے استعمال کے متعلق ممانعت والی حدیث ہے، چنانچہ حضرت مقداد بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس جلود السباع والركوب عليها" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، صفحہ 53، مطبوعہ کراچی)

شارحین حدیث نے مذکورہ حدیث پاک اور دیگر ممانعت والی احادیث کے دو طرح سے جواب دیئے ہیں:

1. جن احادیث میں مردار کی کھال استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے، ان سے مراد دباغت سے پہلے استعمال کرنا ہے۔
2. بعض محدثین نے لکھا ہے کہ اس ممانعت سے مراد کراہت تنزیہی ہے، کیونکہ درندے کی کھال استعمال کرنے سے مزاج میں سختی اور تکبر پیدا ہوتا ہے، لہذا افضل یہی ہے کہ درندوں کی کھال سے بنے ہوئے کپڑے استعمال نہ کیے جائیں۔

چنانچہ علامہ عینی علیہ الرحمۃ نے عمدۃ القاری میں جانوروں کی کھال کی طہارت اور ان کے استعمال کے جائز ہونے کو احادیث کی روشنی میں بیان کرنے کے بعد مذکورہ حدیث پاک میں بیان کی گئی ممانعت کے بارے میں فرمایا: "والأولى هنا هو الأخذ بالحديثين جميعا وهو أن يحمل المنع على ما قبل الدباغ والأخبار بالطهارة بعده "بہتر یہ ہے کہ دونوں طرح کی حدیث میں تطبیق کی جائے اور منع کو دباغت سے پہلے استعمال پر اور طہارت وجواز کو دباغت کے بعد استعمال پر محمول کیا جائے۔ **(عمدۃ القاری، جلد 06، صفحہ 547، مطبوعہ ملتان)**

مرقاۃ المفاتیح میں ہے: "فإن لبس جلود السباع والركوب عليها من دأب الجبابرة وعمل المترفين فلا يليق بأهل الصلاح وزاد ابن الملك وقال إن فيه تكبرا وزينة "یعنی درندوں کی کھال پہننا، اس پر سوار ہونا متکبرین کا طریقہ اور سرکشوں کا کام ہے، لہذا یہ نیک لوگوں کے لائق نہیں ہے اور ابن ملک نے زائد کیا کہ اس میں تکبر اور زینت ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، جلد 02، صفحہ 73، مطبوعہ ملتان)

شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں: "یعنی علماء نے اس کی ممانعت کی علت یہ بیان کی ہے کہ یہ جابر اور متکبر لوگوں کی عادت ہے۔ اس صورت کے مطابق یہ نہی تنزیہی ہے۔"

(اشعۃ اللمعات، جلد 01، صفحہ 697، مطبوعہ فرید بک سٹال)

نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری میں ہے: "یہ سب احادیث اس کی دلیل ہیں کہ قبل دباغت مردار کی کھال ناپاک ہے،

اس سے نفع حاصل کرنا، جائز نہیں اور دباغت کے بعد وہ پاک ہے، اس سے انتفاع جائز ہے، اخیر کی حدیث سے معلوم ہوا کہ دباغت کے لیے پکانا لازم نہیں۔ کسی طرح سے اس کی خلقی رطوبت دور کر دی جائے، دباغت ہوگئی، مثلاً: دھوپ میں سکھا دیا۔ ان احادیث سے ان حضرات کا بھی قول باطل ہوگیا جو بعد دباغت مردار کی کھال سے نفع حاصل کرنے کو ناجائز کہتے ہیں۔ ہمارے یہاں انسان اور سانپ اور خنزیر کے علاوہ ہر جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے، انسان کی کھال اس وجہ سے کہ انسان مکرم و محترم ہے، اگر دباغت سے اس کی کھال کو قابل انتفاع ہونے کا فتویٰ دے دیا جائے، تو انسان کی ناموس خطرے میں پڑ جائے۔ سانپ کی کھال اتنی سخت ہوتی ہے کہ وہ دباغت کو قبول نہیں کرتی اور خنزیر نجس العین ہے اس کی کھال کے پاک ہونے کا سوال ہی نہیں۔" (نزھۃ القاری، جلد02، صفحہ975، مطبوعہ فرید بک سٹال)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ نے اسی حدیث پاک کے تحت فرمایا: "(درندے کی کھال سے منع فرمایا) اس لیے نہیں کہ وہ نجس ہیں، بلکہ اس لیے کہ اس سے غرور و تکبر پیدا ہوتا ہے اور یہ ممانعت تنزیہی ہے۔ درندوں کی کھال پر سوار ہونا، بیٹھنا، ان کی پوستین پہننا وغیرہ سب مکروہ و تقویٰ کے خلاف ہے۔"

(مرأۃ المناجیح، جلد01، صفحہ317، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ)

مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: "درندے کی کھال اگرچہ پکالی گئی ہو، نہ اس پر بیٹھا جائے اور نہ نماز پڑھی جائے کہ مزاج میں سختی اور تکبر پیدا ہوتا ہے۔"

(بہارشریعت، جلد01، صفحہ402، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ایک اور مقام پر فرمایا: "درندہ جانور شیر چیتا وغیرہ کی پوستین میں بھی حرج نہیں، اس کو پہن سکتے ہیں، اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اگرچہ افضل اس سے بچنا ہے، حدیث میں چیتے کی کھال پر سوار ہونے سے ممانعت آئی ہے۔"

(بہارشریعت، جلد03، صفحہ418، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

17 ربیع الثانی 1442ھ/03 دسمبر 2020ء

دار الافتاء اھلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے